

دريا پہ شور ہے کے علمدار مر گیا

دريا پہ شور ہے کے علمدار مر گیا
ٹوٹی کمر حسین کی غم خواہ مر گیا

تھی جس سے فوجِ شام پریشان ہائے ہائے
بانرون کٹا کے ریتی پہ جرّار مر گیا

صدقے ہوا حسین پہ عباسِ باوفا
لڑبھڑ کے مثلِ جعفرِ طیّار مر گیا

پرسادو شیعون بھائی کا بیکس حسین کو
عبّاس ابنِ حیدرِ قرّار مر گیا

کہتی تھی فوجِ شام یہ خوش ہو کہ نہر پر
اب کیا لڑینگے شہ کا مددگار مر گیا

اِک شورہیں کے لوٹ لو پیکس حسین کو
اب کس کا ڈرہیں فوج کا سردار مر گیا

طاقت کمر کی ہو گئی نرائل حسین کی
جب ایریاں مر گئے علمدار مر گیا

سر پیٹو اے محبوں کے پانی کے واسطے
عباس سا غیور وفادار مر گیا

